



سوال

کسی دوسرے کی ملکیت والی چیز کو غضب کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

غضب کی لغوی تعریف :

کسی چیز کو ظلم و زیادتی سے لینا۔

فقہاء کی اصطلاح میں غضب کی تعریف :

کسی کے حق پر زبردستی اور ناحق قبضہ کرنے کو غضب کہا جاتا ہے۔

غضب کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور تم آپس میں اپنے مالوں کو باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔

اور غضب باطل طریقے سے مال کھانے سے بھی بڑا ظلم ہے۔

اور پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے :

(یقیناً تمہارے خون اور تمہارے مال و دولت اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں)۔

اور دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر حلال نہیں)

اور غضب کی گئی چیز یا تو جائیداد ہوگی یا پھر منتقل ہونے والی چیز اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس کسی نے بھی ایک بالشت زمین ظلم و زیادتی سے حاصل کی اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا)۔

غاصب پر ضروری اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور غضب کی ہوئی چیز کو اس کے مالک کو واپس لوٹائے اور اس سے معافی و درگزر طلب کرے، اس لیے کہ نبی صلی



اللہ علیہ وسلم کی اسی کی طرف راہنمائی کی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے بھی اپنے کسی بھائی پر ظلم و زیادتی کی ہے اسے آج ہی اس کا کفارہ ادا کر دے قبل اس کے کہ اس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں (یعنی قیامت کے دن) اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تو وہ مظلوم کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ لے کے اس کے پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا) اوکا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اگر غضب کردہ چیز اس کے پاس موجود ہے تو وہ اسی طرح اس کو مالک تک پہنچا دے اور اگر ضائع ہو چکی ہے تو اس کا بدلہ دینا چاہیے۔

امام موفق رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

(علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر غضب شدہ چیز اپنی حالت میں موجود ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو اس کا واپس کرنا واجب ہے) انتہی۔

اور اسی طرح غضب شدہ چیز کی زیادتی بھی واپس کرنی لازم ہے چاہے وہ زیادہ شدہ اس کے ساتھ متصل ہو یا منفصل، اس لیے کہ وہ غضب شدہ چیز کی پیداوار ہے اور وہ بھی اصلی مالک کی ہوگی۔

اور اگر غاصب نے غضب کردہ زمین میں کوئی عمارت تعمیر کر لی یا پھر اس میں کوئی چیز کاشت کر لی تو مالک کے مطالبہ پر اس اکھیڑنا ضروری ہے۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ظالم کے پیسے کا کوئی حق نہیں) سنن ترمذی وغیرہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

اور اگر اس چیز کے منہدم کرنے یا اکھیڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو غاصب پر اس نقصان کا بھی جرمانہ ہوگا اور اسی طرح اسے کاشت کے آثار بھی ختم کرنے لازم ہیں تاکہ زمین کے مالک کو زمین صحیح سالم واپس ہو سکے۔

اور اسی طرح غاصب کے ذمہ غضب کے وقت سے لیکر مالک کو واپس کرنے تک کا کرایہ بھی ادا کرنا ہوگا یعنی اس کرائے کی مثل ادا کرے گا، اس لیے کہ اس نے زمین کے مالک کو اس مدت میں نفع حاصل کرنے سے ناحق روک رکھا تھا۔

اور اگر کسی نے چیز غضب کر کے روک رکھی تو اس کی قیمت میں کمی واقع ہوگئی تو صحیح یہ ہے کہ وہ اس نقص کا ذمہ دار ہوگا۔

اور اگر غضب کردہ چیز کسی ایسی چیز میں مل گئی جس میں تمیز کرنا ممکن ہو مثلاً گندم جو میں مل جائے، تو غاصب اسے علیحدہ کر کے واپس کرنے گا۔

اور اگر ایسی چیز میں مل جائے جس کی تمیز کرنی مشکل ہو مثلاً گندم گندم میں ہی مل جائے تو غاصب اسی طرح کی گندم اور اتنی غیر ملاوٹ شدہ واپس کرے گا۔

اور اگر وہ اسی طرح کی چیز میں یا پھر اس سے بھی بہتر اور بھی قسم میں یا پھر کسی اور جنس میں مل جائے جس کی تمیز کرنا مشکل ہو تو اس ملی ہوئی کو فروخت کر کے دونوں کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے گی۔

اور اگر اس صورت میں جس کی چیز غضب کی گئی ہو اسے قیمت کم لے تو غاصب باقی نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

اور اس باب میں یہ قول بھی ذکر کیا ہے :

اور غاصب کے ہاتھوں سے جس جس کے پاس بھی غصب کی ہوئی چیز جائے گی وہ سب ضامن ہوں گے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جن کی طرف بھی غصب شدہ چیز منتقل ہوگی اگر وہ ضائع ہو جائے تو وہ سب اس کا نقصان پورا کریں گے۔

اور یہ سب دس قسم کے ہاتھ شمار ہوتے ہیں :

خریدار اور جو اس کے معنی میں ہو، اجرت پر حاصل کرنے والے کے ہاتھ، بغیر عوض کے قبضہ کرنے والے کا ہاتھ مثلاً چھین لینے والا، مصلحت دافعہ کی بنا پر قبضہ کرنے والا جیسا کہ وکیل ہے، عاریت لینے والا، غصب کرنے والا، مال میں تصرف کرنے والا، مثلاً مضاربیت پر شرکت کرنے والا، غصب شدہ عورت کی شادی کرنے والا، بغیر فروخت کے عوض میں قبضہ کرنے والے کے ہاتھ، غاصب کی نیابت کرتے ہوئے غصب شدہ چیز کو ضائع کرنے والا۔

تو ان سب صورتوں میں جب دوسرے کو حقیقت حال کا علم ہو جائے کہ اسے دی جانے والی چیز غصب شدہ ہے تو اس پر اس چیز میں زیادتی کی بنا پر ضمان ہوگی اس لیے کہ اسے علم تھا کہ مالک کی جانب سے اس میں تصرف کی اجازت نہیں ہے۔

اور اگر اسے حقیقت حال کا علم نہیں تو پھر پہلے غاصب پر ہی ضمانت ہوگی اور نقصان وہی ادا کرے گا۔

اور اگر کوئی ایسی چیز غصب کر لی جائے جو عادتاً کرایہ پر لی جاتی ہے تو غاصب مالک کو اتنی مدت کا کرایہ بھی لازمی ادا کرے گا اس لیے کہ نفع بھی ایک قیمتی مال ہے لہذا اصلی چیز کی طرح منافع کی بھی ضمان ہوگی۔

غاصب کے جتنے بھی حکمی تصرفات ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں اس لیے کہ وہ سب مالک کی اجازت کے بغیر ہیں۔

اور اگر کوئی چیز غصب کر لی اور اس کے مالک کا علم نہ رہا اور اسے واپس کرنا بھی ممکن نہ ہو سکے تو وہ حاکم کے سپرد کر دی جائے جو اسے صحیح جگہ پر استعمال کرے گا اور یا پھر اس کے مالک کی جانب سے صدقہ کر دی جائے اور اگر اسے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجر و ثواب مالک کو ہو گا نہ کہ غاصب کو اور غاصب اس سے خلاصی حاصل کر لے گا۔

غصب یہی نہیں کہ کسی چیز پر طاقت کے بل بوتے قبضہ کر لیا جائے بلکہ یہ بھی غصب میں ہی شامل ہے کہ کسی باطل طریقے اور جھوٹی اور فاجرہ قسم کے ذریعہ سے کسی چیز پر قبضہ کر لیا جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور ایک دوسرے کا مال ناحق و باطل طریقے سے نہ کھایا کرو، اور نہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو البقرة (188)۔

لہذا یہ معاملہ بہت ہی سخت ہے اور حساب و کتاب بھی بہت مشکل ہے تو فکر کریں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی ایک بالشت زمین غصب کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا)۔

اور ایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :



(میں نے جس کے لیے بھی اس کے بجائی کے حق میں سے فیصلہ کر دیا تو اسے وہ نہیں لینا چاہیے، بلکہ میں تو اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں)۔

اسلام سوال و جواب

10323